

Kitab Nagri Special



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

کتاب نگری اسپیشل

Kitab Nagri Special

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

www.kitabnagri.com

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا

جائے۔

Kitab Nagri Special

دریاز پر

کتاب نگری اسپیشل

حمہ تنویر

قسط نمبر: 10

زین چلتا ہوا اس کے سامنے آگیا۔ عنایہ لہنگا سنبھالتی کھڑی ہو گئی۔ "آپ آج کیوں آفس گئیں؟" وہ اس کے ہاتھ پکڑتا خفگی سے بولا۔ "چھٹی نہیں ملی تھی... اس لیے چلی گئی۔" اس نے شانے اچکائے۔ "آپ خوش کیوں نہیں ہیں؟" زین اسے گلے لگاتا ہوا بولا۔ عنایہ کی آنکھیں بھیگ گئیں۔ ہونٹوں میں جنبش آئی مگر کچھ بولا نہ گیا۔ "بتائیں؟" وہ احمر کو یکسر نظر انداز کئے ہوئے تھا۔ اشک ٹپ ٹپ عنایہ کے رخسار پر گرنے لگے۔ "کیا ہوا؟" مجھے بتائیں آپ خوش نہیں ہیں اس منگنی سے؟ "زین اسے دیکھتا پریشان ہو گیا۔ عنایہ سر نفی میں ہلانے لگی۔ "پھر؟ یہ آنسو کیوں؟ عنایہ بتائیں مجھے؟" وہ بے چینی سے کہتا ہال میں نگاہ دوڑانے لگا۔ عنایہ اس کے سینے سے لگ گئی۔ رونے میں مزید شدت آگئی۔ "مجھے بتائیں کیا ہوا ہے آپ کو؟" وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا بے بسی سے بولا۔ "کیا ہوا عنایہ کو؟" احمر ان کی جانب متوجہ ہوا۔ "کچھ نہیں... چہرے پر ناپسندیدگی تھی۔ زین کو اس

Kitab Nagri Special

کی مداخلت پسند نہ آئی۔ احمر اس کے انداز پر نگاہیں دوسری جانب موڑ گیا۔ "اب اگر آپ نے نہیں بتایا تو میں ناراض ہو کر چلا جاؤں گا...." وہ اسے خود سے الگ کرتا ہوا بولا۔ زین نے آخری اور با اثر حربہ استعمال کیا۔ عنایہ نے سر نفی میں ہلایا۔ نگاہوں میں التجا تھی۔

"پھر ایسا کرتے ہیں برائیڈل روم میں چل کر بات کرتے ہیں....." وہ اس کا ہاتھ پکڑے چلنے لگا۔ "کہاں لے جا رہے ہو عنایہ کو؟" احمر انہیں جاتے دیکھ کھڑا ہو گیا۔ "ابھی آجائیں گیں۔" زین نے پلٹ کر اسے جواب دیا پھر آگے دیکھتا چلنے لگا۔ "کیا ہو زین کہاں جا رہے ہو؟" صدف انہیں دیکھتی سامنے آگئی۔ "ماما ہمیں بات کرنی ہے.... اور یوں سٹیج پر مجھے مناسب نہیں لگا۔" وہ ایک لمحے کے لیے رکا تھا۔ عنایہ کا سر جھکا ہوا تھا۔ وہ نہیں چاہتی تھی کوئی بھی اس کی آنکھوں کی نمی دیکھے۔ اس سے قبل کہ صدف کچھ بولتی زین پھر سے چلنے لگا۔ "اب بتائیں کیا مسئلہ ہے؟" وہ اسے صوفے پر بٹھاتا خود پاؤں کے بل زمین پر بیٹھ گیا "کاش بابا بھی ہوتے...." مدہم سی سرگوشی سنائی دی۔ زین کی آنکھیں بھر آئیں۔ "زین کتنے ارمان تھے نہ ان کے...." وہ کرب سے اسے دیکھنے لگی۔

"جی.... بہت ارمان تھے بہت سی خواہشیں تھیں آپ کی شادی کو لے کر...." بولتے بولتے زین کا سر جھک گیا۔ "کتنا کچھ سوچا تھا انہوں نے.... عنایہ کے لئے ایسے کریں گے ویسے کریں گے...." بولتے بولتے آنسوؤں کی روانی میں اضافہ ہو گیا۔ "بس اب کیا کر سکتے ہیں؟" وہ بے بس دکھائی دے رہا تھا۔ "جب تم مجھ سے ملے تو مجھے

Kitab Nagri Special

بابا کی یاد آگئی.... پھر۔ "وہ ایک لمحے کو سانس لینے کو رکی۔ زین ابھی تک اسی انداز میں بیٹھا تھا۔" پھر مجھ سے ضبط نہیں ہوا.... "وہ ٹوٹے ہوئے انداز میں بولی۔ "کوئی بات نہیں.... ہم دونوں ہی تو ایک دوسرے کا سہارا ہیں۔" وہ نم آنکھوں سے مسکرایا۔ "بلکل...." عنایہ بھی جواباً مسکرائی۔ "اب مجھے یہ بتائیں آپ کو شادی پر اعتراض ہے؟ آپ کو احرار پسند ہے یا نہیں؟" وہ حد درجہ سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔ "مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے زین...."

اس کے انداز پر عنایہ کے دل کو ڈھارس ملی۔ "آپ تنہا نہیں ہیں... مجھے ابھی بتائیں میں آپ کو اپنے ساتھ گھر لے جاؤں گا۔ کوئی بھی جبراً آپ پر اپنی مرضی مسلط نہیں کر سکتا۔" زین مضبوط لہجے میں کہتا کھڑا ہوا۔ "نہیں... ایسا کچھ نہیں... مجھ پر کیوں کوئی اپنی مرضی مسلط کرے گا؟" وہ کہتی ہوئی کھڑی ہو گئی۔ "پھر آپ کے چہرے پر خوشی کیوں دکھائی نہیں دے رہی؟" وہ جانچتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ "اب تم پولیس کی مانند برتاؤ مت کرو...." وہ خفا ہوئی۔ "آپ خوش ہیں نہ؟"

www.kitabnagri.com

زین کا دل مطمئن نہیں ہو رہا تھا۔ "ہاں میں خوش ہوں... اور اپنے دل سے یہ وہم نکال دو۔" وہ جو پہلے مسکرا رہی تھی اب گھورتی ہوئی بولی۔ "پھر ٹھیک ہے...." زین نے سر اثبات میں ہلایا مگر چہرہ کسی بھی تاثر سے پاک تھا۔ "کوئی تو ہے جسے میری پرواہ ہے...." وہ زین کا چہرہ دیکھتی دل ہی دل میں بولی۔ "کہاں گم ہو گئیں؟" وہ

Kitab Nagri Special

اسے کھوئے ہوئے دیکھ کر چٹکی بجاتا ہوا بولا۔ "کہیں نہیں... چلو باہر چلتے ہیں ابھی رسم بھی کرنی ہے۔" عنایہ نے مسکراتے ہوئے یاد دہانی کرائی۔ "جی چلیں...." وہ اس کا ہاتھ پکڑے چلنے لگا۔

"میری بیٹی بہت پیاری لگ رہی ہے...." صدف عنایہ کے رخسار پر ہاتھ رکھتی ہوئی بولی۔ عنایہ جواباً مبہم سا مسکرائی۔ "چاند جیسی بہو ہے میری...." نسیم انگوٹھی پکڑے آگے آئی۔ "جی بلکل...." صدف مسکراتی ہوئی پیچھے ہو گئی۔ احمر بھی کھڑا ہو گیا۔ انگوٹھی پہناتے ہوئے اس نے عنایہ کا چہرہ دیکھا۔ "تمہارے چہرے پر ویسی خوشی کیوں نہیں؟" احمر اس کا ہاتھ چھوڑتا ہوا بولا۔ "کیسی؟" عنایہ الجھ کر اسے دیکھنے لگی۔ "یہ لو عنایہ اب تم پہناؤ انگوٹھی...." صدف نے انگوٹھی اس کے سامنے کی۔ "جیسی میرے چہرے پر ہے۔" احمر آسودگی سے بولا۔ "ایسا اسی لئے ہے کیونکہ تم نے اپنی خواہش پوری کی ہے۔" وہ انگوٹھی اس کی انگلی کی زینت بناتی ہوئی بولی۔ "تو تمہیں کس کی خواہش تھی؟" وہ جھٹ سے بولا۔ "کسی کی بھی نہیں.... مگر میں نے کبھی تمہاری خواہش بھی نہیں کی تھی۔" وہ شانے اچکاتی کیمرہ مین کو دیکھنے لگی جو انہیں اپنی جانب متوجہ کروا رہا تھا۔ احمر نے سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

~~~~~

"کیا سوچ رہی ہیں آپ؟ اور ابھی تک سوئی کیوں نہیں؟" وہ نازیہ کو ٹہلتے دیکھ کر بولا۔ "نیند نہیں آرہی تھی...." وہ معدوم سا مسکرائیں۔ "پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا.... آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟" رایان ان کے

## Kitab Nagri Special

ماتھے پر الٹا ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔ "طبیعت بالکل ٹھیک ہے.... تم پریشان مت ہو۔" نازیہ نے کہتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ "پھر نیند نہ آنے کی وجہ؟" اس نے آبرو اچکائے۔ "میری خواہش تمہیں معلوم ہے...." انداز کچھ جتانے والا تھا۔ "کون ہے آپ کی پسند بتائیں... میں ابھی اس کو لے آؤں گا۔"

وہ ان کا ہاتھ پکڑے صوفے پر بٹھانے لگا۔ "سچ کہہ رہے ہو؟" نازیہ کا چہرہ کھل اٹھا۔ وہ جو ہمیشہ شادی کے ذکر پر چڑجاتا تھا یا جان چھڑاتا تھا آج حامی بھر رہا تھا۔ "جی بالکل.... مجھے بتائیں اپنی پسند۔" وہ ان کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئے بول رہا تھا۔ "وہ جو تمہارے آفس میں کام کرتی ہے نہ.... عنایہ نام ہے جس کا۔" خوشی نازیہ کے چہرے سے عیاں تھی۔ "ٹھیک ہے اس کے علاوہ بتائیں؟" اس کا انداز ایسا تھا مانو کوئی مسئلہ ہی نہ ہو۔ "مجھے یقین نہیں آرہا...." وہ بے یقینی کی سی کیفیت میں تھیں۔ "ہم کل یا پھر ایک دو دن تک ان کے گھر چلیں گے.... اب آپ تیاری کر لیں جو کرنی ہے۔" وہ انہیں اپنے ساتھ لگاتا ہوا بولا۔ "تم آمادگی ظاہر کر رہے ہو.... مجھے ابھی بھی یقین نہیں آرہا...." وہ اس سے الگ ہوتی ہوئی بولیں۔ "مطلب پھر اب میں انکار کر دوں؟" وہ برا مان گیا۔ "نہیں نہیں... ایسا کب کہا میں نے۔" وہ اس کے سر پر چت لگاتی ہوئی بولیں۔ "کوشش کیجیے گا کہ زینہ کو ابھی معلوم نہ ہو.... پہلے آپ ان کے گھر جا کر بات کر لیں اس کے بعد ہی کسی کے علم میں آئے یہ بات۔" وہ اپنے مخصوص سنجیدہ لہجے میں کہتا کھڑا ہو گیا۔ "ٹھیک ہے تم پریشان مت ہو۔ ہم دونوں کے بیچ رہے گا یہ...." وہ شائستگی سے کہتی کھڑی ہو گئیں۔

## Kitab Nagri Special

"اب آپ سو جائیں...." وہ جیب میں ہاتھ ڈالتا ہوا بولا۔ "ٹھیک ہے...." وہ اس کی پشت تھپتھپاتی چلنے لگی۔ رایان نے نگاہ بائیں بازو پر بندھی گھڑی پر ڈالی جو ایک بجارہی تھی۔ "جاگ رہی ہو گی وہ؟" وہ پرسوچ انداز میں کہتا سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔ کچھ سوچ کر اس نے جیب سے فون نکالا اور عنایہ کا نمبر ملانے لگا۔

عنایہ کپڑے ہاتھ میں پکڑے الماری کی جانب بڑھ رہی تھی۔ ابھی اس نے الماری کھولی ہی تھی کہ فون رنگ کرنے لگا۔ "اس وقت کس کا فون ہو سکتا؟" وہ جلدی سے کپڑے رکھتی بیڈ کی جانب لپکی۔ "اسے کیا کام ہے اب؟" عنایہ کا منہ بن گیا۔ "جی بولیں...." عنایہ نے فون کان سے لگایا۔ "سورہی تھی... کافی دیر بیل ہوتی رہی۔" وہ ایک ہاتھ جیب میں ڈالے دھیرے دھیرے زینے چڑھ رہا تھا۔ "میں چوبیس گھنٹے میسر نہیں ہوں آپ کے لیے۔ بہت سے کام ہوتے ہیں...." وہ کہتی ہوئی شوز اٹھانے لگی۔ "آپ کو دیکھ کر لگتا تو نہیں کہ کوئی کام کرتی ہوں گیں...." عنایہ کو تنگ کرنا اس کا محبوب مشغلہ بنتا جا رہا تھا۔ "شکل تو آپ کی بھی نہیں ہے کہ کسی کمپنی کے مالک ہوں گے...." وہ بھی کہاں برداشت کرنے والی تھی۔ "آپ کی منگنی کب ہے؟" وہ مدعے پر آیا۔ "آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟" شرکت کرنی ہے آپ کو؟" وہ بگڑ کر بولی۔ جوتے رکھتا ہاتھ تھم گیا۔

"جی میرے بغیر کیسے ہو سکتی ہے...." وہ ذومعنی انداز میں بولا۔ "سوری مگر مجھے نہیں دعوت دینی آپ کو۔" وہ ہر لحاظ کو بلائے طاق رکھتی ہوئی بولی۔ رایان کو اس کا رکھائی سے بھرالہجہ پسند نہ آیا۔ "کیوں نہیں مدعو کریں گیں آپ مجھے؟" وہ یونہی باتوں کو طول دینے لگا۔ "کیونکہ مجھے آپ پسند نہیں... آفس میں برداشت کرتی ہوں

## Kitab Nagri Special

یہی بہت ہے۔ "وہ مصروف سی بولتی جا رہی تھی بنا سوچے سمجھے۔" اور کیوں پسند نہیں؟ "رایان نے دلچسپی سے استفسار کیا۔" آپ جیسا بد دماغ، کھڑوس..... اور سٹرل انسان کسے پسند ہو گا.... "وہ بیڈ پر بیٹھی سوچتی ہوئی بولنے لگی۔" ویسے آپ جیسی بد تمیز لڑکی چراغ لے کر ڈھونڈنے پر بھی نہیں ملے گی۔" اس نے سرد آہ بھری۔ "آپ کی آنکھیں خراب ہیں...." وہ جل کر بولی۔ "اور آپ تو پوری کی پوری ہی خراب ہیں... سوچیں اگر اس ناپسند شخص کے ساتھ رہنا پڑا تو کیا کریں گیں؟" وہ بولتا ہوا اپنے کمرے میں آگیا۔ "آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے؟ جیسی بھی ہوں میں آپ کو اس سے کیا؟" رایان ہمیشہ اسے طیش دلا دیتا۔ "میری بد نصیبی یہ ہے کہ آپ میرے آفس میں کام کرتی ہیں...." وہ دکھی لہجے میں گویا ہوا۔

"بد نصیبی تو میری ہے جو آپ سے پالا پڑ گیا۔" وہ تپ کر کہتی فون بند کر گئی۔ رایان فون کی اسکرین دیکھتا مسکرا نے لگا۔ "ویل... بہت مزا آئے گا جب تم میرے ساتھ اس کمرے میں ہو گی۔ پھر دیکھو گاہاں بھاگتی ہو۔" وہ لب دبا ئے مسکرا ہٹ دبانے لگا۔ "پتہ نہیں کیوں بار بار فون کرتے ہیں مجھے...." وہ فون بیڈ پر اچھالتی جھنجھلا کر بولی۔ "ایک منٹ...." عنایہ کے دماغ میں جھماکا ہوا۔ "آخر میں کیا کہا تھا اس نے...." عنایہ کی پیشانی پر تین لکریں ابھریں۔ "مجھے اس کے ساتھ کیوں ریٹنا پڑے گا؟" وہ انگلی دانتوں تلے دبا ئے سوچنے لگی۔ "اس کے پس منظر میں کیا پوشیدہ ہے؟ کیا چل رہا ہے اس خبطی انسان کے دماغ میں...." وہ کہتی ہوئی ٹہلنے لگی۔ "پتہ



## Kitab Nagri Special

نہیں کیا کیا سوچتا رہتا ہے وہ.... مجھے کیا اس سے.... "اس نے جھر جھری لی۔" صبح آفس بھی جانا ہے.... آنکھ نہیں کھلے گی۔" وہ بلب آف کرتی لیٹ گئی۔

~~~~~

"موحد بات سنو میری...." زین اس کے شانے پر ہاتھ رکھے چلنے لگا۔ "جی بتائیں...." وہ اس کے انداز پر گھبرا گیا۔ "کیا مل جائے گا تمہیں زارا کو اپنے ساتھ رکھ کر؟" وہ دھیرے دھیرے بول رہا تھا۔ "تو آپ اب شادی کرنا چاہتے ہیں زارا سے؟" وہ رک کر اسے دیکھنے لگا۔ "ہاں اب مجھے شادی کرنی ہے زارا سے۔" اس نے سر ہلایا۔ "لیکن اب زارا نہیں چاہتی ایسا.... اور وہ بھی علیحدگی پر رضامند نہیں۔" موحد نے قائل کرنا چاہا۔ "وہ میرا مسئلہ ہے.... تم سے جتنا کہو اتنا کرو۔" اس نے موحد کو جھڑکا۔ "لیکن...." وہ بولتے بولتے خاموش ہو گیا۔ "کچھ وقت میں ویسے بھی تم نے اسلام آباد چلے جانا ہے ماسٹر کے لئے۔" وہ ریلنگ پر ہاتھ رکھتا نیچے لاؤنج میں دیکھنے لگا۔ "تو؟" وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔ "تو مطلب یہ کہ وہ یہاں اکیلی کیا کرے گی؟ اب ایسا تو ممکن نہیں کہ اسے بھی تمہارے ساتھ بھیج دیں۔" وہ گردن گھما کر اسے دیکھتا ہوا بولا۔

"میں ماما سے مشورے کے بغیر کچھ نہیں کہہ سکتا...." اس نے بے بسی سے شانے اچکائے۔ "کاش تم اتنے معصوم نہ ہوتے...." زین نے تاسف سے کہتے ہوئے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔ "لیکن یاد رکھنا یہ سب میرے باپ کا ہے.... اس لیے مجھے مجبور مت کرنا کہ میں کوئی انتہائی قدم اٹھاؤں۔" وہ دائیں بائیں دیکھتا موحد

Kitab Nagri Special

کو دیکھنے لگا۔ موحد خود میں سمٹ گیا۔ "جی ٹھیک ہے.... میں بتاتا ہوں پھر آپ کو۔" موحد کا سر جھکا ہوا تھا۔
"گڈ بوائے.... مجھے ایسے بات نہیں کرنی تھی مگر تم سیدھی طرح سمجھ ہی نہیں رہے تھے۔" وہ معصومیت سے
بولا۔

"نہیں کوئی بات نہیں...." وہ جبراً مسکرایا۔ "جاؤ تم جہاں جا رہے تھے...." زین نے اس کا شانہ تھپتھپایا۔ موحد
ایک نظر اسے دیکھتا واپس مڑ گیا۔ موحد کا رخ اپنے کمرے کی سمت تھا۔ زین لب دانتوں تلے دبائے اسے جاتا
دیکھنے لگا۔ "ہاسپٹل بھی جانا ہے.... پہلے عنایہ سے مل لوں۔" وہ گھڑی پر نظر ڈالتا ہوا بولا۔ توقع کے مطابق
عنایہ اسے ڈائمنگ ٹیبل پر دکھائی دی۔ "کیسی ہیں آپ؟" وہ ہشاش بشاش سا کہتا سربراہی کرسی پر بیٹھ گیا۔ "میں
بلکل ٹھیک تم بتاؤ...." عنایہ سپاٹ چہرہ لئے بولی۔ "آپ کے سامنے ہوں.... مجھے وہ پلیٹ دیں۔" وہ اپنی پلیٹ
سیدھی کرتا ہوا بولا۔ "یہ ڈھنڈا ہو گیا ہے...." عنایہ نے پلیٹ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"دے دیں مجھے جلدی ہے...." زین نے کہتے ہوئے اس کے ہاتھ سے پلیٹ لے لی۔ دونوں خاموشی سے
کھانے لگے۔ پھر عنایہ نے اس خاموشی کو توڑا۔ "زین مجھے ماما بابا کی قبر پر لے جاؤ گے؟" وہ کچھ توقف کے بعد
بولی۔ "جی لے جاؤں گا.... آپ مجھے آفس کا ایڈریس بتا دیں میں آپ کو پک کر لوں گا۔" عنایہ کو اس نے کبھی
انکار نہیں کیا تھا۔ "میں تمہیں ٹیکسٹ کر دوں گی.... بڑی تو نہیں تم؟" وہ رومال سے ہاتھ صاف کرتی ہوئی بولی۔
"نہیں نہیں... ویسے آپ کافی عرصے بعد جا رہی ہیں۔ سب ٹھیک ہے نہ؟" وہ ہاتھ روک کر اسے دیکھنے لگا۔

Kitab Nagri Special

"ہاں سب ٹھیک ہے.... بس دل کچھ ادا اس ہو رہا تھا تو سوچا ان سے مل آؤں۔" وہ خواہ مخواہ ہی گلاس میں پانے انڈیلنے لگی۔ "آپ نے ابھی چائے پی ہے...." زین نے اس کا ہاتھ روک دیا۔ "اوہ ہاں...." عنایہ نے سر پر ہاتھ مارا۔ "آپ کا دھیان کہاں ہے؟" وہ جانچتی نظروں سے اسے دکھ رہا تھا۔

"کہیں نہیں.... مجھے آفس جانا ہے دیر ہو رہی۔" وہ کرسی سے کھڑی ہو گئی۔ "ماما کہاں ہیں؟" اس نے جان بوجھ کر یہ سوال کیا۔ "طبیعت کچھ ناساز ہے اس لئے آرام کر رہی ہیں کمرے میں.... جاتے ہوئے ان سے مل لینا۔ اور دوائی کا پوچھ لینا۔" وہ اسے ہدایات دیتی مڑ گئی۔ "ٹھیک ہے... مجھے میسج یاد سے کر دینا...." وہ کپ اٹھاتا ہوا بولا۔ "ہاں کر دوں گی۔" وہ چادر اوڑھتی چلنے لگی۔

~~~~~

"آپ سے کچھ بات کرنی تھی...." شائلہ ٹرے رکھتی ہوئی بولی۔ "ہاں بولو؟" صدیق چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے بولے۔ "وہ میں زارا کی ساس کی طبیعت معلوم کرنے گئی تھی...." وہ کہتی ہوئی ان سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گئیں۔ "کیسی طبیعت ہے اب ان کی؟" وہ شائلہ کی جانب گھومے۔ "بہتر ہے.... سردی لگ گئی تھی شاید۔" وہ ٹرے پر سے برتن اٹھاتی ٹیبل پر رکھنے لگیں۔ "اللہ انہیں صحت دے...." وہ بسکٹ اٹھاتے ہوئے بولے۔ "وہ زارا کی شکایت کر رہی تھیں.... کہ بہت بد تمیزی کی ہے اس نے۔" شائلہ ہمت بندھاتی بولنے لگی۔

## Kitab Nagri Special

کیسی بد تمیزی؟ میری بیٹی ایسی تو نہیں ہے۔ "پل بھر میں ان کا موڈ بدلا۔ "تلخ کلامی ہوئی ہے دونوں میں... زارا نے بالکل لحاظ نہیں کیا ان کا۔"

وہ سر جھکائے بول رہی تھی۔ "کیا معلوم کس کی کوتاہی تھی؟ زارا سے دریافت کریں گے تو وہ کچھ اور ہی بتائے گی۔" وہ غیر سنجیدہ دکھائی دے رہے تھے۔ "مگر زارا کو سمجھنا چاہیے کہ وہ اس کا سسرال ہے.... کچھ ماننی پڑتی ہیں کچھ سننی پڑتی ہیں۔ میں بھی توجہ آئی تھی یہاں....."

"خیر شائلہ تم اپنا موازنہ میری بیٹی سے تو ہرگز مت کرو۔" وہ ان کی بات کاٹتے تیزی سے بولے۔ شائلہ کو ایک ایک لفظ سے اپنی ہتک محسوس ہو رہی تھی۔ "تم میں اور زارا میں بہت فرق ہے.... یہ تم بھی جانتی ہو اچھے سے مجھے کچھ دہرانے کی ضرورت تو نہیں غالباً.... اور کوشش کیا کرو عظمیٰ سے کچھ دور رہو میں نہیں چاہتا اس پر تمہاری صحبت کا اثر ہو۔" وہ جتانے والے انداز میں بولے۔ "نہیں.... میں موازنہ نہیں کر رہی۔" شائلہ بمشکل بول پائی۔ "جو تم نے کیا وہ نہیں کر سکتی.... میں اپنی بیٹی کو جانتا ہوں... رہی بات ان کی ذہنی ہم آہنگی کی تو وقت آنے پر دیکھا جائے گا.... جو اس کی خوشی ہوگی وہی میری خوشی ہوگی۔" وہ کب ٹیبل پر رکھتے کھڑے ہو گئے۔ گویا بات ختم ہوئی۔ شائلہ کی آنکھیں پھر سے جھلملانے لگیں۔

"عمر کے اس حصے میں آکر کیا ماضی میرے منہ پر یوں طمانچے مارے گا؟ آج مجھے اپنی بیٹی سے دور رہنے کا مشورہ دیا جا رہا ہے.... اتنی بری بن گئی ہوں کیا میں آج؟" وہ دھیرے سے سسکی۔ صدیق باہر جا چکے تھے۔ "ماما مجھے

## Kitab Nagri Special

آج گھومنے جانا ہے باہر دوستوں کے ساتھ.... تو شاید دیر ہو جائے مجھے۔ "عظمیٰ اپنے بیگ میں کچھ ڈھونڈتی ہوئی بول رہی تھی۔" بیٹا ٹائم سے آ جانا... تمہارے بابا غصہ کریں گے۔ "شائلہ آنکھیں مسلتی کھڑی ہو گئی۔" ماما زارا آپ بھی تو باہر رہتی تھیں.... وہ تورات میں بھی اتنا لیٹ آتی تھیں۔ ان کو تو کچھ نہیں کہتے تھے بابا۔ "وہ خفا خفا سی اسے دیکھنے لگی۔

"آج تک تم پر غصہ کیا انہوں نے؟" شائلہ نے اسے شانوں سے تھاما۔ "نہیں...." عظمیٰ نے نفی میں سر ہلایا۔ "میں تو احتیاطاً کہتی ہوں تمہیں.... تاکہ ایسی کوئی بات نہ ہو۔" وہ اس کے رخسار پر ہاتھ رکھتی رنجیدہ لہجے میں بولی۔ عظمیٰ ان کے بدلے بدلے انداز پر الجھی۔ "اچھا ٹھیک ہے میں چھ بجے تک گھر آ جاؤں گی...." وہ جھرجھری لیتی چابی اٹھانے لگی۔ "خدا حافظ...." شائلہ مبہم سا مسکرائی۔ "خدا حافظ...." وہ ہاتھ ہلاتی باہر نکل گئی۔ شائلہ سرد آہ بھرتی وہیں بیٹھ گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"مس عنایہ میرے کیمین میں آئیں آپ...." وہ اسے کام کرتے دیکھ بولا۔ کہہ کر وہ رکنا نہیں اور سرعت سے آگے نکل گیا۔ "مجھے بے عزت کئے بغیر تو ان کا کھانا ہضم نہیں ہوتا...." وہ کہتی ہوئی کھڑی ہو گئی۔ "جی سر؟" وہ اندر آتی ہوئی بولی۔ "مجھے یہ ساری ڈیٹیلز میل کریں...." وہ فائل آگے کرتا ہوا بولا۔ "ٹھیک ہے سر...." اس نے فائل پکڑ لی۔



## Kitab Nagri Special

"اس کے علاوہ کچھ؟" وہ جو جانے کے لیے تیار کھڑی تھی اسے دیکھتی پوچھنے لگی۔ "جی.... آپ کے گھر آنا ہے مجھے..." وہ کی پیڈ پر انگلیاں چلا رہا تھا۔ نگاہیں ہنوز اسکرین پر تھیں۔ "کس لیے؟" عنایہ کے چہرے پر تحیر سمٹ آیا۔ "کام ہے مجھے.... اور آپ...." وہ بول رہا تھا کہ اس کی نگاہ عنایہ کے ہاتھ پر ٹھہر گئی۔ لفظ وہی دم توڑ گئے۔ حرکت کرتے کب ساکت ہو گئے۔ "کیا؟" وہ اسے خاموش ہوتے دیکھ بولی۔ "آپ کی منگنی ہو گئی ہے؟" وہ متحیر سا کہتا کھڑا ہو گیا۔ "جی...." عنایہ مسکرائی۔

"مگر میں نے آپ کو منع کیا تھا...." یکدم وہ غصے میں آ گیا۔ "میں آپ کے حکم کی غلام نہیں ہوں.... میری ذاتی زندگی میں مداخلت نہیں کر سکتے آپ۔" وہ اس کے غیض سے مرعوب ہونے والی نہیں تھی۔ "اوہ اچھا...." تو پھر دیکھنا اب میں کیا کرتا ہوں۔ ایک بات اپنے دماغ میں بٹھالو۔ "وہ برہمی سے کہتا آگے آیا۔" میری مرضی کے مطابق ہی چلو گی تم.... اور بہت جلد جان جاؤ گی کیسے... "وہ انگلی اٹھا کر بولا۔" کیا کریں گے آپ بتائیں؟" عنایہ نے سینے پر بازو باندھے۔ نگاہیں رایان کے خفا چہرے پر تھیں۔ "اس انگوٹھی کی جگہ میرے نام کی انگوٹھی ہوگی...." رایان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر جھٹک دیا۔ "ناممکن.... ایڑی چوٹی کا زور لگالیں لیکن ایسا کبھی نہیں ہوگا۔" اسے رایان کا انداز ایک نظر نہیں بھایا۔ "چیلنج کر رہی ہو؟"

وہ دلچسپ نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ "جو مرضی سمجھیں آپ...." عنایہ نے رخ پھیر لیا۔ "پھر تم دیکھنا کتنی جلدی میں تمہیں اپنے نام سے منسوب کرتا ہوں...." وہ مسکرا رہا تھا۔ "سوچ ہے آپ کی...." اسے ترس آ رہا

## Kitab Nagri Special

تھارایان پر جواتنے بڑے دعوے کر رہا تھا۔ "یہ تو وقت بتائے گا.... اور مجھے اس دن تمہارا چہرہ دیکھنا ہے۔" وہ تخیل میں سوچ کر مسکرا رہا تھا۔ "میں بھی دیکھتی ہوں ایسا ہوتا کیسے ہے...." وہ تن فن کرتی کہتی فائل زور سے پکڑتی دروازے کی جانب بڑھ گئی۔ "ہم دونوں دیکھیں گے کیونکہ نہ تم کہیں جا رہی ہو نہ ہی میں۔" رایان نے اسے جاتے دیکھ ہانک لگائی۔ عنایہ نے پلٹ کر اسے گھورا اور باہر نکل گئی۔ "میں بھی دیکھتا ہوں تم کیسے میرے گھر میں نہیں آتی.... تم سے شادی ماما کی خواہش اور میری ضد بن چکی ہے۔" وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا بولا۔ "کرتے ہیں آج ہی کچھ...." وہ دماغ میں چیزیں ترتیب دے رہا تھا۔

~~~~~

"زارا سنو!" زین عقب سے کہتا اس کے سامنے آگیا۔ "کیا کام ہے؟" تنک کر جواب آیا۔ "مہ... میں نے جو کیا تم بھول نہیں سکتی؟" وہ منہ پر ہاتھ پھیرتا ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ "بھول تو گئی ہوں... زین کی نسبت وہ مطمئن دکھائی دے رہی تھی۔" دیکھو... جو بھی ہے وہ ہم دونوں کے پیچ رہے۔ تم موحد سے علیحدہ ہو جاؤ اس کے بعد...."

"زین تمہارا دماغ خراب ہے اور کچھ نہیں۔" زارا نے مداخلت کی۔ "میں کیسے سمجھاؤں تمہیں؟" وہ مٹھیاں بند کرتا آگے بڑھا۔ چہرے پر جھنجھلاہٹ تھی۔ "تم نے جو کرنا تھا کر لیا.... اب بیٹھ کر تماشہ دیکھو۔" وہ رکھائی سے کہتی آگے بڑھ گئی۔ "میں مجبور تھا...." وہ کہتا ہوا اس کی پیچھے لپکا۔ "کیسی مجبوری؟" زارا کی پیشانی پر تین لکریں

Kitab Nagri Special

ابھریں۔ "بتا نہیں سکتا...." اس نے کہہ کر لب بھینچ لیے۔ "میرے ماتھے پر کہیں پاگل لکھا ہے؟" وہ نہایت سنجیدگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ "نہیں...." وہ بغور اسے دیکھ رہا تھا۔ "تو پھر یہ سب مجھ پر مت آزماؤ...." تمہاری باتوں پر رتی برابر اعتبار نہیں رہا مجھے۔ "زارا کی آنکھوں سے نفرت چھلک رہی تھی۔" یار میں سچ بول رہا ہوں... میں بس مجبور تھا اور مجھے شادی کرنی تھی تم سے مگر تم نے....."

اس نے سانس خارج کرتے ہوئے بات ادھوری چھوڑ دی۔ "اس سب کا وقت گزر گیا... مجھے تمہاری ذات میں کوئی دلچسپی نہیں۔ تم جیسے گھٹیا انسان کو میں اب ایک لمحے کے لیے بھی برداشت نہیں کر سکتی۔" زارا کے لہجے سے کراہیت محسوس ہو رہی تھی۔

"تم پچھتاؤ گی زارا...." وہ کرب بھرے لہجے میں کہتا اٹھنے لگا۔ "ابھی تک پچھتا رہی تھی مگر مزید نہیں۔" وہ سفاکی سے گویا ہوئی۔ زین کے چہرے پر مایوسی نے ڈیرے جما لیے۔ وہ تاسف سے زارا کو دیکھتا دور ہوتا جا رہا تھا۔ "فہد کہاں جانے کی بات کر رہے تھے تم؟" وہ بائیں جانب دیکھتی ہوئی بولی۔ "نکاح پر.... میرے بڑے بھائی کا نکاح۔" فہد نگاہیں پھیرتا زین کو دیکھنے لگا جس کی نگاہیں ابھی تک زارا پر ٹکی تھیں۔ "یہ کیا کہہ رہا تھا؟...." زارا جو

بولنے والی تھی اس کے سوال پر نظروں کا زاویہ موڑتی زین کو دیکھنے لگی۔ "وہی جو کہتا رہتا ہے...." وہ زخمی سا مسکرائی۔ "شادی کرنے کا؟" وہ تعجب سے بولا۔ "ہاں... کہتا ہے موحد کو چھوڑ دو اور مجھ سے شادی کر لو...."

Kitab Nagri Special

وہ استہزائیہ ہنسی۔ "مجھے زین کی عقل پر شبہ ہوتا ہے.... یقیناً وہ اپنے حواس میں نہیں ہے۔ تبھی یوں پاگلوں کی مانند گھوم رہا...." فہد کے لہجے میں دکھ تھا۔ "مجھے فرق نہیں پڑتا اب.... اس نے جو رقابت مجھ سے نکالی ہے میں اس کی حقہ دار نہ تھی۔ میں اس تکلیف کی حقہ دار نہ تھی، اس اذیت کی، اس بے عزتی کی...." بولتے بولتے دو موتی اس کے رخسار پر آگرے۔ "ٹھیک کہہ رہی ہوں تم...." اس نے سر اثبات میں ہلایا۔ "وہ بھول سکتا ہے مگر میں نہیں...." وہ اٹھے ہاتھ سے آنسو صاف کرتی سر جھکائے چلنے لگی۔

~~~~~

"اما زین مجھے دھمکی دے رہا تھا... اب بتائیں میں کیا کروں؟" موحد اس کے ہاتھ پکڑتا ہوا بولا۔ "زین نے تو ہر حد ہی پار کر دی ہے۔ آنے دو اسے میں پوچھتی ہوں...." صدف آگ بگولہ ہو گئی۔ "پھر کیا ہو گا؟" موحد اس کے رد عمل پر بگڑ کر بولا۔ "تم ایسے کیوں بول رہے ہو؟" وہ حیران ہوئی۔ "زندگی عجیب تماشہ بن گئی ہے.... جسے دیکھو مجھ پر حکم چلا رہا ہے۔" موحد کے لہجے میں اکتاہٹ تھی۔ "اگلے ہفتے تمہارے پیپر ہیں نہ.... اس کے بعد تم کہیں گھومنے چلے جانا دوستوں کے ساتھ۔ ذہن کو بھی سکون ملے گا۔" وہ اس کے رخسار پر ہاتھ رکھتی شفقت سے گویا ہوئی۔ "واپس تو یہیں آنا ہے نہ...." اس نے سر جھٹکا۔

"تم اپنے ماموں کے پاس رک جانا... اس کے بعد اسلام آباد چلے جانا ایڈمیشن لینے۔" وہ اس کے بال سنوارنے لگی۔ "اتنے پیسے کہاں سے آئیں گے؟ اور زارا؟" اس نے دونوں آبرو اچکائے۔ "زارا تو اپنی مرضی کی مالک

## Kitab Nagri Special

ہے.... جو کرنا ہے کرنے دو۔" بولتے ہوئے چہرے پر ناگواری در آئی۔ "تو پھر اسے اس گھر سے بھیج دیں۔" اس کے دماغ میں زین کی باتیں گردش کر رہی تھیں۔

"اچھا دیکھتے ہیں کچھ تم ابھی ریلیکس ہو جاؤ...." صدف نے اسے ڈھنڈا کرنا چاہا۔ موحد نفی میں سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا۔

~~~~~

"بیٹھیں...." صدف ہاتھ سے اشارہ کرتی ہوئی بولی۔ "شکریہ...." رایان کے لب حرکت میں آئے۔ "سب ٹھیک ہے یوں اچانک آپ یہاں آئے؟" صدف کہتی ہوئی سنگل صوفے پر بیٹھ گئی۔ "سب ٹھیک ہے...." دراصل مجھے آپ سے بہت اہم بات کرنا تھی۔ "وہ ٹانگ پے ٹانگ چڑھائے بیٹھا تھا۔ رایان اس وقت بلیک کلر کا تھری پیس پہنے ہوئے تھے۔ بال نفاست سے سیٹ کئے آنکھوں پر گلاسز لگا رکھی تھیں۔ اس کی شخصیت میں ایسی کشش تھی جو سامنے والے کو مرعوب ہونے پر مجبور کر دیتی۔ "جی بتائیں.... کیا عنایہ سے کوئی کوتاہی ہو گئی ہے؟" صدف نے خدشہ ظاہر کیا۔ "نہیں نہیں.... ایسا کچھ نہیں۔ مجھے آپ کی بیٹی کا رشتہ چاہیے...." وہ گلاسز اتار کر ٹیبل پر رکھتا ہوا بولا۔ "کس کے لیے؟" وہ الجھی۔ "اپنے لئے...." وہ دھیرے سے مسکرایا۔

صدف کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ چہرے پر الجھن کی جگہ اب چمک دکھائی دے رہی تھی۔ "مطلب آپ عنایہ کا رشتہ مانگ رہے ہیں؟" وہ جیسے بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔ "جی بالکل...." میں اپنی ماما کو ساتھ لانا چاہ رہا تھا مگر

Kitab Nagri Special

جب عنایہ کی منگنی کا علم ہوا تو سوچا پہلے آپ سے بات کر لی جائے.... "وہ ارد گرد نگاہ ڈالتا گھر کا جائزہ لے رہا تھا۔" ہاں اچھا کیا آپ نے.... اس منگنی کی آپ فکر ہی مت کریں۔ آپ بس کچھ دن انتظار کریں۔" وہ مسکرائی۔ "ٹھیک ہے پھر یہ میرا کارڈ رکھ لیں.... مجھے کال کر دینا میں اپنی ماما کو لے کر آ جاؤں گا۔" وہ اپنا کارڈ میز پر رکھتا کھڑا ہو گیا۔ "جی ٹھیک ہے... آپ کھڑے کیوں ہو گئے؟" وہ رایان کو دیکھتی کھڑی ہو گئی۔ "مجھے اب آفس جانا ہے.... پہلے ہی کافی دیر ہو گئی ہے۔" وہ گھڑی دیکھتا گلاسز لگانے لگا۔ "نہیں نہیں.... ایسے تو نہیں جانے دوں گی میں آپ کو۔ پہلی بار ہمارے گھر آئے ہیں اور یوں بنا کچھ کھائے چلے جائیں گے۔" وہ منہ بناتی ہوئی بولی۔ "اگلی بار ضرور کھاؤں گا۔" وہ مسکرا کر کہتا دروازے کی جانب بڑھنے لگا۔ صدف نے مزید اصرار کرنا مناسب نہ سمجھا۔

"عنایہ کا آفس تو دیکھا تھا.... کافی اچھا تھا۔ اور اگر عنایہ کی شادی اس کے پاس سے ہو گئی پھر تو بس عیش ہی عیش ہوں گے۔" وہ سوچتی ہوئی بولنے لگی۔ "رات میں عنایہ آئے گی تو اسے بھی بتا دوں گی.... احمر کی انگوٹھی واپس بھیج دیں گے بس... رشتہ ختم۔" وہ کارڈ اٹھاتی ہوئی چلنے لگی۔

~~~~~

"تم یونی کیوں آئے؟" زارا گردن گھما کر اسے دیکھنے لگی۔ "مجھے بات کرنی تھی آپ سے...." موحد کی نگاہیں سامنے سڑک پر تھیں۔ "تو وہ ہم رات میں بھی کر سکتے تھے...." وہ کہتی ہوئی سامنے سڑک کو دیکھنے لگی۔ "آپ

## Kitab Nagri Special

کو برا لگا میرا وہاں آنا؟" وہ چہرہ موڑ کر اسے دیکھ رہا تھا۔ "نہیں برا نہیں لگا.... مگر میرے اپنے پلانز ہوتے ہیں تم کم از کم مجھے ایک کال ہی کر دیتے۔" وہ ناخوش دکھائی دے رہی تھی۔ "مجھے علم نہیں تھا کہ آپ کی مصروفیات اتنی ہیں کہ میرے لئے وقت ہی نہیں۔" وہ زخمی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ "تم پھر شروع مت ہو جانا.... تمہیں عادت ہو جانی چاہیے اب۔ میں ایسی ہی ہوں۔" زارا نے سپیڈ بڑھاتے ہوئے شانے اچکائے۔ "گاڑی روکیں سائیڈ پر...." یہ سڑک شہر سے دور ہونے کے باعث خاصی سنسان دکھائی دے رہی تھی۔

"کیوں؟" زارا نے سپیڈ کم کرتے ہوئے چہرہ موڑا۔ "مجھے بات کرنی ہے.... اور میں نہیں چاہتا کہ ایکسیڈنٹ ہو جائے۔" وہ ناراضگی سے کہتا ونڈا سکرین سے باہر دیکھنے لگا۔ "فائن...." کھر درے سے انداز میں کہتے ہوئے اس نے گاڑی سائیڈ پر روکی دی۔ "ہاں بولو کیا کہنا ہے ایسا؟" وہ اب مکمل طور پر اس کی جانب متوجہ تھی۔ "زین چاہتا ہے میں آپ کو طلاق دے دوں...." اس نے لب کاٹتے ہوئے بولنا شروع کیا۔ "تو؟" وہ فوراً بولی۔ "تو یہ کہ ہمیں علیحدہ ہو جانا چاہیے.... آپ کو اس رشتے میں کوئی دلچسپی نہیں زین آپ سے شادی کرنا چاہتا ہے تو پھر ساتھ رہنے کا مطلب؟" اس نے دائیں آبرو اچکائی۔ "زین تمہیں کہے گا تو چھت سے چھلانگ بھی لگا دینا...." اسے جی بھر کے غصہ آیا۔ "وہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے...." وہ درشتی سے گویا ہوا۔

"تم اس کی باتیں کیوں مانو گے؟ کیا تمہاری اپنی رائے کی کوئی اہمیت نہیں؟ موحد دیکھو وہ کچھ نہیں کرے گا تمہیں۔" وہ جو غصے میں بول رہی تھی اب کہ تھل سے سمجھانے لگی۔ "مجھے تو ہر شخص ہی ذلیل کر رہا ہے...."

## Kitab Nagri Special

میں کیا کروں بتائیں؟" وہ کلس کر بولا۔ "تم اسے انور کرو.... جیسے میں کرتی ہوں۔" زارا نے مسکراتے ہوئے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔

موحد نے نگاہ جھکا کر اس کے ہاتھ کو دیکھا۔ "کچھ ٹائم میں تم اسلام آباد چلے جاؤ گے.... کیا بگاڑ لے گا وہ تمہارا؟" زارا نے دونوں آبرو اچکائے۔ "مگر...." اس نے بولنا چاہا۔ "مگر کچھ نہیں.... یہ رشتہ میری مرضی کے بغیر ختم نہیں ہو سکتا۔ اس بات کو اپنے دماغ میں بٹھا لو تم۔ اور رہی بات زین کی تو اس بد دماغ کو میں دیکھ لوں گی تم ڈرو مت۔" اس نے کہتے ہوئے موحد کا شانہ تھپتھپایا۔ "لیکن مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا.... اس رشتے کا مقصد کیا ہے آخر؟" وہ اس کا ہاتھ ہٹاتا جھنھلا کر بولا۔

"ابھی سمجھنے کی کوشش بھی ترک کر دو.... جو جیسے چل رہا ہے چلے دو۔" زارا کہتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کرنے لگی۔ "لنچ باہر کرتے ہیں آج.... شاید تھوڑا فریش ہو جاؤ تم۔" وہ نرم لہجے میں کہتی گاڑی سڑک پر ڈالنے لگی۔ "ٹھیک ہے...." موحد نے سانس خارج کرتے ہوئے موضوع چھوڑ دیا۔ "اگر موحد کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کیا تو پکا طلاق کی نوبت آجائے گی۔" زارا کن اکھیوں سے اسے دیکھتی دل ہی دل میں گویا ہوئی۔ "نہیں... ابھی زین کی سزا ختم نہیں ہو سکتی.... اسے اور تڑپنا ہے اور جلنا ہے۔ دن رات اسے سلگتے دیکھنا ہے مجھے۔" وہ نفی میں سر ہلاتی اپنی توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز کرنے لگی۔ موحد خاموشی سے باہر دیکھنے لگا۔

~~~~~

Kitab Nagri Special

"السلام علیکم!" عنایہ اندورنی گیٹ سے اندر داخل ہوئی۔ توقع کے مطابق صدف صوفے پر براجمان تھی۔
"وعلیکم اسلام..." وہ چہرہ اٹھا کر مسکرائی۔ عنایہ سر جھکائے سیڑھیوں کی جانب بڑھ رہی تھی جب صدف نے اس کی بازو پکڑ لی۔ "کوئی کام ہے؟" عنایہ پلٹ کر اسے دیکھنے لگی۔ "ہاں آؤ میرے ساتھ...." وہ کہتی ہوئی چلنے لگی۔ عنایہ خاموش سے اس کے ہمراہ چلنے لگی۔ "مجھے یہ انگوٹھی دے دو...." صدف کمرے کے وسط میں آتی ہوئی بولی۔ "میں سمجھی نہیں...." عنایہ کے چہرے پر الجھن نمایاں تھی۔ "میں نے احمر کی امی کو فون کر کے منگنی ختم کر دی ہے۔" جتنی طمانیت سے صدف نے کہا عنایہ کی آنکھیں باہر نکل آئیں۔ "مگر کیوں؟ ابھی دو دن پہلے تو آپ نے...." وہ بول رہی تھی مگر صدف نے اسے ٹوک دیا۔
"میں ماں ہوں تمہاری اس لئے تم سے بہتر جانتی ہوں کیا کرنا ہے کیا نہیں۔" پہلے کی نسبت اب کہ خشک لہجے میں جواب آیا۔ "مگر ایسا کیوں؟ اچانک؟" عنایہ کوشبہ ہونے لگا۔ وہ جانچتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔
"تمہارے باس رایان چودھری کے ساتھ رشتہ طے کیا ہے میں نے تمہارا...." وہ تقاخر سے بولی۔ عنایہ کا منہ کھل گیا۔ آنکھوں کی پتلیاں تحیر سے پھیل گئیں۔ "یہ سب کیا تماشہ ہے؟" وہ مشکل سے بول پائی۔ "مجھے جو بہتر لگا میں نے کیا... اب یہ انگوٹھی دو مجھے واپس کرنی ہے...." صدف کے چہرے پر ناگواری تھی۔ "نہیں...." میں یہ انگوٹھی واپس نہیں کروں گی۔ "وہ ہاتھ عقب میں لے جاتی ہوئی بولی۔ "عنایہ بحث مت کرو۔" وہ کھا

Kitab Nagri Special

جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ "انگو ٹھی نہیں ملے گی۔ اور وہ رایان چودھری، رد کرتی ہوں میں اسے۔ یہ بات اسے بھی بتادیں آپ۔" وہ سخت خفا دکھائی دے رہی تھی۔

"جو میں کہہ رہی ہوں کرو وہ۔" صدف کہتی ہوئی آگے بڑھی۔ "آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتیں...." عنایہ کا انداز جتانے والا تھا۔ "ضد مت کرو عنایہ.... انگو ٹھی اتار کر دے دو۔" صدف نے لہجہ کچھ نرم رکھا۔ "جو مرضی کر لیں یہ منگنی تو ختم نہیں ہوگی..." وہ کہتی ہوئی اٹھ قدم اٹھانے لگی۔ "کس طرح بات کر رہی ہو مجھ سے تم؟ ماں ہوں تمہاری جو بھی کر رہی ہوں تمہاری بہتری کے لئے ہے...." وہ آگ بگولہ ہو گئی۔ "سوری لیکن آج آپ کی بات نہیں مان سکتی میں۔" وہ مہذب انداز میں کہتی سرعت سے باہر نکل گئی۔

باقی ان شاء اللہ آئندہ قسط میں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Digest](#)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

samiyach02@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے
سے گریز کیا جائے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com